© rasailojaraid.com

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

جو پاؤں پھیلاتا ہے وہ ہاتھ نہیں پھیلاتا

ایک بزرگ تھے، ابھی سو برس پہلے کا قصہ ہوگا جو دمشق کی جامع مسجد (جامع اموی) میں بیٹھے ہوئے درس دے رہے تھے، اتفاق سے اس دن ان کے پاؤں میں تکلیف تھی اور گھٹنے میں تکلیف تھی اور وہ پاؤں پھیلائے ہوئے بیٹھے تھے اور جیسا کہ قاعدہ ہے کہ استاذ پشت بہ قبلہ ہوتا ہے اور اس کے شاگرد سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور دروازے سے داخل ہوتے ہیں اور بیٹھ جاتے ہیں، تو ان کا چہرہ دروازے کی طرف تھا اور پشت قبلہ کی طرف تھی اور پاؤں دروازے کی طرف پھیلائے ہوئے تھے، اس وقت کا ایک مشہور بانی سلطنت مصر خدیوی سلطنت جو ابھی فاروق پر ختم ہوئی ہے، ابھی پندرہ بیس برس پہلے اس کا بانی تھا، محمد علی پاشہ اس کا بیٹا تھا، ابراہیم پاشا وہ اس زمانہ میں بڑا سفاک اور جلاد مشہور تھا، وہ شام کو گورنر تھا اور اس کی سفاکی کے قصے لوگوں کی زبانوں پر تھے، اس کو خیال ہوا کہ میں حضرت کا درس جا کر سنوں اور ملاقات کروں، راستہ ہی وہ تھا' اس لئے پہلے دروازے کی طرف سے آیا، سب کو خیال تھا کہ حضرت کو ہزار تکلیف ہو' اس موقع پر اپنا پاؤں سمیٹ لیں گے اتنی دیر میں کیا ہو جائے گا، لیکن انہوں نے بالکل جنبش نہیں کی، نہ درس موقوف کیا نہ پاؤں سمیٹا، اسی طرح پاؤں پھیلائے رہے، اور پاؤں ہی کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا، اب ان کے شاگرد کہتے ہیں کہ ہم بالکل لرزاں و ترساں تھے کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے، کیا ہمارے شیخ کی شہادت ہماری آنکھوں کے سامنے ہوگی یا یہ کہ تذلیل ہوگی' مشکیں باندھ لی جائیں گی، اور کہا جائے گا لے چلو' وہ کھڑا رہا اور وہ دیر تک درس دیتے رہے' التفات بھی نہیں کیا اور پاؤں بھی نہیں سمیٹا مگر خدا جانے ان لوگوں کا کیا اثر ہوتا ہے کہ اس نے کچھ کیا نہیں' کوئی سرزنش نہیں کی' کوئی شکایت نہیں کی اور چلا گیا، سننے والی بات جو ہے وہ یہ کہ وہ کچھ ایسا معتقد ہوا کہ اس نے جا کر اشرفیوں کا ایک تھیلا غلام کے ہاتھ بھیجا اور کہا کہ شیخ کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ یہ حقیر نذرانہ قبول فرمائیں، آپ جانتے ہیں انہوں نے جواب میں کیا کہا، یہ آب زر سے لکھنے والا جملہ تھا جو علم کی تاریخ میں ہمیشہ روشن رہے گا' انہوں نے کہا: اپنے بادشاہ کو سلام کہنا اور کہنا جو پاؤں پھیلاتا ہے وہ ہاتھ نہیں پھیلاتا، یا پاؤں ہی پھیلا لے یا ہاتھ ہی پھیلا لے، ایک ہی کام ہو سکتا ہے دنیا میں، جب میں نے پاؤں پھیلائے تھے میں اسی وقت سمجھتا تھا کہ اب میں ہاتھ نہیں پھیلا سکتا: "الذی یمدّ رجله لا یمدّ یده"

انہی الفاظ کے ساتھ مؤرخ نے ان کو نقل کیا ہے: "الذی یمدّ رجله لا یمدّ یده" (بشکریہ تعمیر حیات)

© rasailojaraid.com